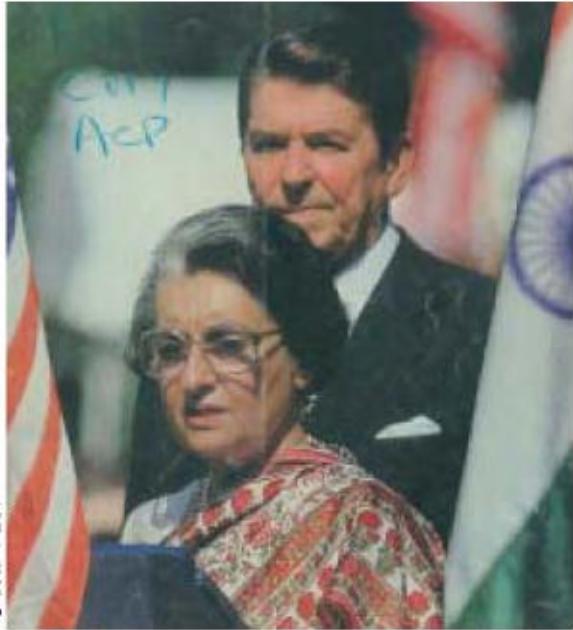




ایڈ آرڈنر فوٹو ڈائیجیٹل بائیوڈینڈ آئی اے



دوربائیں: وزیر اعظم مراجی  
ڈیسائی اور صدر جمی کارفر  
جنون ۱۹۷۸ء میں  
واٹھ ہاؤس میں۔

پاٹیں: وزیر اعظم اندر اگاندھی  
جولائی ۱۹۸۲ء میں واٹھ ہاؤس  
میں صدر رونالڈ ریگن کے ہمراہ۔

نیچے: سابق خاتون اول ایلی  
نور روزویلٹ فروری ۱۹۵۲ء میں  
دهلی دورے کے موقع پر سوت  
کات رہی ہیں۔

مرست آگیں گھنے گزارے۔ وہ کھلی چھت والی اپنی کار سے  
دونوں ہاتھ لہرا کر ان کو خوش آمدید کہنے والے مجھ کا جواب  
دارے کئے تھے۔ وہ ان سے مصافو کے لئے بے تابی سے پھیلے  
ہاتھوں کو گرم جوشی سے تھامنے کے لئے کم و بیش تین بار اپنی  
گاڑی سے کوڈ پڑے۔ لکھن نے وزیر اعظم اندر اگاندھی کے  
سرکاری عشاں کے دوران کہا، "قیام امن کی کوششوں  
ایشیائی دورے کے دوران صدر لکھن نے نئی دہلی میں ۲۳

دونوں اس دنیا کو جھٹ ہاتکتے ہیں۔ ہندوستان امریکہ کے لئے  
اسی طرح اہم ہے جس طرح امریکہ ہندوستان کے لئے اہم  
ہے۔" صدر جو نس نے اندر اگاندھی کے بارے میں کہا، "وہ  
ایک ایسی عورت ہیں جن کے پاس ایک سمجھدار دولت ہے، وہ ایک  
ایک لیڈر ہیں جو عدم الشال بصیرت کی حامل ہیں۔"

سن ۱۹۶۹ء میں چاند پر اپلو کے اتنے کے بعد، اپنے

زیادہ سے زیادہ دو طرف دورے کئے  
مسز گاندھی نے اپنے والدگرامی کی معیت میں امریکہ کے  
دورے کئے۔ مارچ ۱۹۶۶ء میں، صدر لذن بن جانس کی دعوت  
پر، اندر اگاندھی، وزیر اعظم کی حیثیت سے چھلی بارہ واٹھن گنس  
چہاں انھوں نے کہا، "ہندوستان اور امریکہ کو ایک دوسرے کے  
بارے میں فرض کر لینے سے گریز کرنا چاہئے۔ مشترکہ اصول  
و اقدار کے تین عزم مسمم رکھنے والے دوستوں کی حیثیت سے



۵۔۶۔  
مہریہ

جات کی ذخیرہ اندوزی کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ صدر کا رژ  
اور ان کی الہیہ روز ایں جہاں جہاں گئے، مسکراتے چہوں،  
مصافحوں اور گل بدرست جھوں نے ان کا گرم جوش خیر مقدم کیا۔  
وہ تینی دہلي سے ۳۰ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں دولت  
پور بھی گئے۔ اب یہ گاؤں کارٹر پوری کہلاتا ہے۔ صدر کا رژنے  
وزیر اعظم ڈیساٹی سے بہتر زرعی پیداوار پر سیر حاصل گنتگو کی  
جب موخر الدّر کرنے جون ۱۹۷۸ میں اپنے دورہ امریکہ کے  
دوران تجیر اسکا میں سویاں بن کے ایک فارم کا مشاہدہ کیا۔

جو لالہ کی ۱۹۸۲ میں، وزیر اعظم اندر را گاندھی اور صدر ریگن کے  
ماہیں ملاقات میں دونوں جانب کی بحران سے لٹکنے کی خواہش کا  
چند بکار فرماتا۔ سرگانہ گاندھی نے اپنے دورے کو ”اچام و تیزیم اور  
دوستی کی تلاش و جتنو“ سے تعبیر کرتے ہوئے اپنے موقف کی  
وضاحت کی، ”کوئی دو ملک یکساں زاویہ نظر کے حامل نہیں ہو  
سکتے لیکن دونوں ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو مجھے کیوں کو شکر  
کر سکتے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہوئی چاہیے کہ ایک ایسا شرک  
میدان کا، خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو تلاش کر لیں تاکہ اس  
میدان میں تعاون کی بنیاد بھی رکھیں اور اسے فروغ بھی دیں۔“

وزیر اعظم مراد جی ڈیساٹی کے ساتھ جنوری ۱۹۷۸ میں دہلي صدر ریگن نے جواباً کہہ، ”ہمیں اعتراف ہے کہ دونوں ملکوں  
اطلاعیے پر تحفظ کئے۔ اعلانے میں کہا گیا تھا کہ ”اگر ہم لوگوں کے مابین اخلاقیات رہے ہیں لیکن ہم دونوں کے درمیان  
کوئیں لاقوایی امن کو تحفظ رکھنا ہے تو ملکوں کے مابین موجودہ مشترک چیزوں بھی اندر ہرے میں نہیں رکھی جانی پا سکتیں۔ ہم  
محاذی عدم صفات کو ہر حال میں کم کرنا اور ایک مزید منصفانہ دوں طاقت ور مفتخر اور آزاد ملک ہیں جو اپنے قوی مذاہات  
میں الاقوایی اقتصادی نظام وضع کرنا ہوگا۔“ اعلانے میں ”ہر کے تین اپنے شعور و حساس کے مطابق کام کرتے ہیں۔“

قوم کو اپنی پسندیدہ طرز حکومت بنانے اور ہر ملک کو اپنی پسندیدہ وزیر اعظم راجیو گاندھی اور صدر رونالد ریگن ۱۹۸۵ میں  
سیاسی، سماجی اور اقتصادی پالیسیوں کو وضع کرنے کے حق کو تسلیم واکٹشن میں ملے اور انہوں نے اکتوبر ۱۹۸۷ میں دونوں ملکوں  
کیا گیا تھا۔“ اعلانے نے جنگ اور نیوکلیاری نیز رواتی اسلحہ کے مابین بہتر تعاون اور دوستی کا ایک حوصلہ منداہ منصوبہ ہنا یا۔ دو



ملک کے حقوق کا پاس و لحاظ رکھا جائے۔“ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم بہن دستانیوں اور ان کے ایشیائی پڑوسیوں کے اس عزم کا احترام کرتا ہے کہ وہ اپنی تقدیر کا فصلہ خود کریں نیز تحفظ و سلامتی کی فکر اپنے انداز میں کریں۔ امریکہ جہاں ایک طرف قوی آزادی پر اصرار کرتا ہے وہیں ملکوں کے باہمی انحصار کو بھی تسلیم کرتا ہے۔“ نکسن کے دورے کے بعد وزیر اعظم اندر ریگن کی ۱۹۷۱ میں امریکہ گئیں جہاں انہوں نے وعاءت حاکوں میں صدر سے ملاقات کی۔ ۱۹۸۶ میں بعد صدر کا رژنے

اوپر: صدر بل کلنٹن خاتون اول  
ہیلیری کلنٹن اور وزیر اعظم اٹل  
بھاری باچپانی ستمبر ۲۰۰۰ میں  
وائٹ ہاؤس میں۔

باتیں: صدر بل کلنٹن مارچ  
۲۰۰۰ میں راجستان کے گاؤں  
نیلا میں۔

دور باتیں: صدر جمی کارٹر اور  
خاتون اول روز لین کارٹر جنوری  
۱۹۷۸ میں ہریانہ کے گاؤں دولت  
پور میں۔

اور تجھی پیدا کر دی جو کم و بیش چھ سال تک برقرار رہی۔ مارچ ۲۰۰۰ میں صدر کلشن نے ہندوستان کا دورہ کیا اور تجدید تعلقات پر اپنائی زور صرف کیا۔ انہوں نے پارلیمنٹ سے خطاب کیا، دوست بنائے اور اپنی بیٹی چلیا کے ساتھ پرے ملک میں وولہ انگیز ہندوستانی میر باپی کا لفظ لیا۔ صدر کلشن اور وزیرِ اعظم امیں بھاری بانچائی نے ایک بصیرت آمیز بیان جاری کیا جس میں اس بات کا اعتراض کیا گیا تھا کہ ایسی بھی گھڑیاں آئیں "جب ہمارے رشتؤں میں تھیاں محل گئیں۔ تاہم دونوں ملکوں کے مابین ایک نئے، بار آوار گھرے رشتے کی ضرورت ناگزیر تھی۔" بیان میں کہا گیا تھا، "ہم ایسے ملک ہیں جن کا وجد مختلف عقائد اور روایات سے عبارت ہے۔ گروپ مہ و سال نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہماری قوت، نیزگی میں پوشیدہ ہے۔ نی صدی میں، ہندوستان اور امریکہ قیام اس کی کوششوں میں ایک دوسرے کے رشتہ ہوں گے۔ دونوں کا مفاد مشترک ہوگا اور دونوں ہی، علاقائی اور مین الاقوای تحریف و سلامتی کو تینی بانے کی ذمہ داری میں شریک ہوں گے۔"

صدر کلشن کے دورہ ہندوستان کے چند ماہ بعد، وزیرِ اعظم باجپیئی نے امریکی کا گریلس کو مخاطب کیا۔ دونوں ملکوں کے مابین تیزی سے ہونے والے دو جانی دوسرے سریع اور ثابت تبدیلوں کے نقیب ثابت ہوئے۔ تازہ صورت حال پر تبرہ کرتے ہوئے اس وقت کے امریکی سفیر چڑھکتے نے اپنی سے خبردار کیا جو روز افزوں دوستی میں سڑ رہا ہوا تھا۔ انہوں کے ایک مضمون میں تحریر کیا تھا، "لوگ مجھے سوال کرتے ہیں کہ کیا ہند۔ امریکی رشتؤں کی جاں فراخوبی، موجودہ انتظامیہ ہی تھیں کریں گے۔"

## پریذیڈفت ڈس

امریکن روایتی طور پر فروری میں دو قومی چھٹیاں مناتے ہیں۔ فروری ۱۲ (۱۸۰۹) کو صدر ابراہیم لٹن کے یوم پیدائش اور فروری ۲۲ (۱۷۳۲) کو پہلے امریکی صدر جارج واشنگٹن کے یوم پیدائش کے موقع پر۔ ۱۹۷۶ء میں صدر رچڈ لکسن نے اس میں تبدیلی کر کے ایک فیڈرل پیک چھٹی، پرینیشن ڈے کر دیا جو فروری کے تیرے سموار کو مناتے ہیں۔ یہ تمام گذشتہ صدور کے احترام میں منایا جاتا ہے۔

اس وقت سویت یونین کا وجود باتی تھا، مشرق و مغرب کے رشتے کشیدہ تھے اور ہندوستان کی قدر اقتصادی علاحدگی کا ہدکار تھا۔ سن ۲۰۰۳ء میں سابق صدر کے انتقال کے بعد امریکی سفیر ڈیوڈ ملفورڈ نے کہا، "سرد جنگ سے پیدا شدہ کشیدگی کے ماہ و سال کو اہمیت نہ دیتے ہوئے صدر ریگن نے وزیرِ اعظم اندر اگاندھی اور وزیرِ اعظم راجھو گاندھی سے دوستادہ اور پار آر تھیں اور تعلقات استوار کئے جس نے دونوں ملکوں کے درمیان وسیع تر تعاون اور تجارت کی راہیں ہم وارکیں۔ انہوں نے سائنس اور تکنالوژی کے میدان میں ہند۔ امریکی باہمی تعاون کی ایک مضبوط بنیاد رکھی۔ دور میں، بصیرت اور انصارت آنجلیانی کے کروڑ کا خاتمه تھیں۔"

بعد ازاں، وزیرِ اعظم نر سما راؤ نے صدر مل کلشن سے واشنگٹن میں ملاقات کی اور ۱۹۹۳ء میں نیو یارک شی، بوسن اور ہوٹن کے دورے کئے۔ اس وقت ہند۔ امریکی تعلقات میں اقتصادی پابندی نے دونوں ملکوں کے مابین رشتؤں میں کشیدگی ایک بُرہاں میں تھی۔

